معلوماتِ عامہ

ممتاز بلوچ

معلومات

عامہ

تحقیق و تالیف

ممتاز بلوچ

چیئرمین ادارہ ادبی جھوک جھنگ

نام کتاب معلومات عامہ

تحقیق وتالیف **ممتاز بلوچ**

سرورق دارالکتابت/محمد اشرف صابر پریس مارکیٹ شہید روڈ جھنگ
0334-6304086, 0332-7629286

کمپوزنگ محمد مدثر اشرف (دارالکتابت محمد اشرف صابر جھنگ)

صفحے 48

اشاعت اول مارچ 2023ء

ملن دا پتہ

ادارہ اَدبی جھوک جھنگ

مدنی کالونی، سرگودھا روڈ جھنگ صدر (پنجاب۔ پاکستان)
0300-6500271, 0304-6222823

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باری تعالیٰ کا ذاتی

اسم اللہ ہے

اللہ

کے معنی ہیں عبادت کے لائق، سجدے کے قابل

اسمائے اعظم

سلطان الفقراء حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ نے اپنی کتب میں پانچ اسمائے اعظم بیان فرمائے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) **اللّٰہ** (الوہیت کے قابل۔سجدے کے لائق)

(2) **لِلّٰہ** (اللہ کے لئے)

(3) **لَہٗ** (واحدہٗ لاشریک)

(4) **ھُو** (وہی ذات پاک)

(5) **مُحَمَّد** (جس کی سب سے زیادہ حمد کی جائے)

اسمائے باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء گرامی

رَبُّ العَالَمِین ، اَلرَّحمٰن ، اَلرَّحِیم ، اَلۡمَلِك ، اَلۡقُدُّوس ، اَلسَّلام
اَلۡمُؤمِن ، اَلۡمُهَیۡمِنُ ، صُبُّوحُ ، اَلۡجَبَّارُ ، اَلۡمُتَکَبِّرِ ، العَزِیزُ ، الخَالِقُ ، اَلبَارِیُ
اَلۡمُصَوِّرُ ، اَلغفَّارُ ، اَلقَهارُ ، اَلوَهَابُ ، اَلرَّزَّاقُ ، اَلشَّکُورُ ، اَلعَلِیُ ، اَلکَبِیۡرُ ، اَلحَافِظ
اَلۡمُقِیتُ ، اَلۡحَسِیبُ ، اَلۡجَلِیۡلُ ، اَلکَرِیۡمُ ، اَلرَّقِیبُ ، اَلۡمُجِیبُ ، اَلوَاسِعُ ، اَلحَکِیۡمُ
اَلوُدُوۡدُ ، اَلۡمَجِیۡدُ ، اَلبَاعِثُ ، اَلشَّهِیۡدُ ، اَلحَقُّ ، اَلوَکِیۡلُ ، اَلقَوِیُّ ، اَلۡفَتَّاحُ ، اَلعَالِمُ
اَلقَابِضُ ، اَلبَاسِطُ ، اَلخَافِظ ، اَلخَافِضُ ، اَلرَّافِعُ ، اَلۡمُعِزُّ ، اَلۡمُزِلُّ ، اَلسَمِیۡعُ
اَلبَصِیۡرُ ، اَلعَادِلُ ، اَلۡخَبِیۡرُ ، اَلۡحَلِیۡمُ ، اَلعَظِیۡمُ ، اَلعَلِیۡمُ ، اَلغَفُوۡرُ ، اَلۡجُمۡعِیَّتُ
کُلُّ ، اَلۡمَتِیۡنُ ، اَلوُلِیُّ ، اَلۡحَمِیۡدُ ، اَلۡخَفِیُّ ، اَلبَدِیۡعُ ، اَلۡمُحِیۡنیُ ، اَلۡمُمِیت ، اَلۡحَیُّ
اَلقَیُّوۡمُ ، اَلۡوَاحِدُ ، اَلاَحَدُ ، اَلۡصَمَدُّ ، اَلۡقَادِرُ ، اَلۡمُقۡتَدِرُ ، اَلۡمُقَدِّمُ ، اَلۡاُمُؤَخِّرُ
اَلاَوَّلُ ، اَلاٰخِرُ ، اَلظَاهِرُ ، اَلبَاطِنُ ، اَلۡوَالِیُ ، اَلۡمُتَعَالِیُ ، اَلبَرِّ ، اَلتَوَّابُ
اَلۡمُنعِمُ ، اَلۡمُنۡتَقِمُ ، اَلعَفُوُّ ، اَلرَّؤُف ، اَلمَالِكُ اَلۡمُلۡك ، اَلۡجَامِعُ ، اَلغَنِیُ
اَلۡوَارِثُ ، اَلۡمُحۡصِیُ ، اَلۡمُعِیۡدُ ، اَلمَاجِدُ ، اَلۡمُقۡسِطُ ، اَلمَانِعُ ، اَلضَارُ ، اَلنَافِعُ
اَلنُورُ ، اَلهَادِیُ ، اَلبَاقِیُ ، اَلرَّشِیۡدُ ، اَلصَبُوۡرُ ، ذُوالجَلاَلُ ، اَلاِ کۡرَامُ

...... آسمانی کتب ......

(1)	تورایت	حضرت موسیٰ علیہ السلام
(2)	زبور	حضرت داؤد علیہ السلام
(3)	انجیل	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(4)	القرآن	سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

...... القرآن ......

(1)	پہلی وحی	اِقْرَاء بِسْمِ رَبِّكَ غارحرا (مکہ مکرمہ)
(2)	آخری وحی	مدینہ منورہ
(3)	سپارے	30
(4)	سورۃ	114
(5)	آیات	6666
(6)	پہلی سورۃ	البقرہ
(7)	آخری سورۃ	والناس
(8)	مکی سورتیں	86
(9)	مدنی سورتیں	28
(10)	سجدے	14

قرآن مجید کے فرمان

(1) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پارہ16۔سورۃ طٰہٰ۔آیت8)

ترجمہ:-وہی اللہ ہے اس کی ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(2) وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پارہ28 سورۃ التغابن آیت 12)

ترجمہ:-اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

(3) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پارہ22۔سورۃ الاحزاب۔آیت40)

ترجمہ:- محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں
ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔

(4) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ (پارہ22۔سورۃ الاحزاب۔آیت 41-42)

ترجمہ:- اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو اور
صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔

(5) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پارہ22۔سورۃ الاحزاب۔آیت56)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے

ایمان والے لوگو تم بھی نبی ﷺ پر درود اور سلام بھیجو۔

(6) قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

(پارہ 25 سورۃ الشوریٰ۔ آیت 23)

ترجمہ:- اے نبی ﷺ لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس کام کے بدلے تم سے کسی قسم کا اجر نہیں مانگتا۔ البتہ میرے قرابت داروں سے تمہاری محبت کا ہونا لازمی چاہتا ہوں۔

(7)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٢ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت 102)

ترجمہ:- اے ایمان لانے والے لوگو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہو۔

(8) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت 103)

ترجمہ:- سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور فرقہ فرقہ مت بنو۔

(9) وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (پارہ 2 سورۃ البقرہ آیت 191)

ترجمہ:- فتنہ فساد قتل سے بھی سخت جرم ہے۔ (10)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِىْ شَىْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ

إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾

(پارہ 8۔سورۃ الانعام۔آیت 159)

ترجمہ:- جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ بن گئے۔ یقیناً (اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ان سے کوئی بھی واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے وہی اُن کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔(11)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٠﴾ (پارہ 28- سورۃ التغابن۔آیت 10)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخ کے باشندے ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔ (12)

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾

(پارہ 24- سورۃ الزمر۔آیت 60)

ترجمہ:- کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے۔

قرآن مجید میں مذکور انبیاء کرام اور رسولوں کے اسماء مبارک

(1) حضرت آدم علیہ السلام
(2) حضرت شیث علیہ السلام
(3) حضرت ادریس علیہ السلام
(4) حضرت نوح علیہ السلام
(5) حضرت صالح علیہ السلام
(5) حضرت ھود علیہ السلام
(7) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(8) حضرت لوط علیہ السلام
(9) حضرت اسماعیل علیہ السلام
(10) حضرت اسحاق علیہ السلام
(11) حضرت یعقوب علیہ السلام
(12) حضرت یوسف علیہ السلام
(13) حضرت ایوب علیہ السلام
(14) حضرت شعیب علیہ السلام
(15) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(16) حضرت ہارون علیہ السلام
(17) حضرت الیسع علیہ السلام
(18) حضرت الیاس علیہ السلام
(19) حضرت عزیر علیہ السلام
(20) حضرت داؤد علیہ السلام
(21) حضرت سلیمان علیہ السلام
(22) حضرت یونس علیہ السلام
(23) حضرت زکریا علیہ السلام
(24) حضرت یحییٰ علیہ السلام
(25) حضرت ذوالکفل علیہ السلام
(26) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(27) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(انبیاء کرام میں درمیانی عرصہ)

(1) حضرت آدم علیہ السلام اور (درمیانہ عرصہ)
حضرت نوح آدم علیہ السلام 2022 سال (بیس سو بائیس سال)

(2) حضرت نوح علیہ السلام (درمیانہ عرصہ)
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام 1100 سال (گیارہ سو سال)

(3) حضرت ابراہیم علیہ السلام (درمیانہ عرصہ)
اور حضرت داؤد علیہ السلام 570 سال (پانچ سو ستر سال)

(4) حضرت داؤد علیہ السلام (درمیانہ عرصہ)
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام 500 سال (پانچ سو سال)

(5) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور (درمیانہ عرصہ)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام 1187 سال (گیارہ سو ستاسی سال)

(6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور (درمیانہ عرصہ)
خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ 600 سال (چھ سو سال)

............(بحوالہ)............

حضرت سُلطان باھُو قدس سرّہٗ ۔ کتاب عین الفقر

(ترجمہ سیّد امیر خان نیازی ۔ ص569)

انبیاء کرام

(1) حضرت آدم علیہ السلام:-

خالق کائنات نے آسمان پر مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کا وجود بنایا تو محفل سجائی جس میں تمام فرشتے موجود تھے۔ زمین سے جنات کے سردار ابلیس کو بھی بلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میں آدم کے بت میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب نے اسے سجدہ کرنا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں جب روح پھونکی گئی تو تمام نوری مخلوق (فرشتے) سجدہ میں گر پڑے مگر جنوں کے سردار ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ اُس نے تکبر بھرے لہجے میں کہا کہ میں بغیر دھوئیں کی آگ سے پیدا ہوا ہوں میں اس مٹی کے انسان کو سجدہ کیوں کروں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے دھرکار دیا وہ شیطان اس روز سے انسان کا دشمن بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کی بیوی حوا کو جنت میں داخل کیا اور فرمایا کہ یہاں سے جو چاہو کھاؤ پیو مگر اس ایک درخت کے پاس نہیں جانا۔ کچھ عرصہ کے بعد شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کی بیوی حوا کو اس درخت کا پھل کھانے پہ اُکسایا۔ انہوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا اور ان میں جدائی ڈال دی۔ اس طرح

حضرت آدم علیہ السلام اور مائی حوا ایک لمبا عرصہ ایک دوسرے سے جدا رہے۔ مکہ مکرمہ کے علاقہ میدانِ عرفات کے ساتھ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جسے جبل رحمت کہا جاتا ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا جس مقام پر مل کر رہنے لگے اُسے جدہ کہا جاتا ہے۔ اماں حوا کا مزار شریف عرب کے شہر جدہ میں ہے۔ یہ علاقہ عرب کہلاتا ہے اس لئے ان کی زبان کو عربی کہا جاتا ہے۔ اس طرح انسان کی پہلی زبان عربی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا وصال جدہ میں ہوا۔ آپ کی ظاہری عمر 1000 سال تھی۔

(2) حضرت شیث علیہ السلام :-

حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم علیہ کے فرزند تھے ان کی پیدائش ہابیل اور قابیل کے واقعہ کے بعد ہوئی۔ انہیں نبوت کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے 912 سال عمر پائی۔

(3) حضرت ادریس علیہ السلام :-

حضرت ادریس علیہ السلام کے والد کا نام یارد (YARD) تھا۔ آپ علیہ السلام عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں نبی ہوگذرے ہیں۔

(4) حضرت نوح علیہ السلام :-

حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک تھا۔ آپ علیہ السلام کی

پیدائش عراق کے شہر کوفہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام تقریباً 900 سال تبلیغ فرماتے رہے مگر گنتی کے چند لوگوں کے سوا کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔ آپ علیہ السلام نے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اُن لوگوں پر عذاب نازل کرنے کے لئے کئی بار دُعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوفہ سے ہی طوفان نوح شروع کیا۔ آپ علیہ السلام اپنے ماننے والوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے۔ طوفان نوح 150 دن جاری رہا۔ تمام کفار غرق ہو گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور ایک بیٹا بھی نافرمان تھا۔ وہ ماں بیٹا بھی غرق ہو گئے۔ طوفان 150 دن کے بعد رُکا تو آپ علیہ السلام کی کشتی جُودی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ جودی پہاڑ ایران، ترکی اور آذربائیجان کی مشترکہ سرحد پر واقع ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر 950 سال تھی۔

(5) حضرت صالح علیہ السلام:-

حضرت صالح علیہ السلام کے والد کا نام ثمود تھا۔ آپ علیہ السلام کی پیدائش عرب میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے 280 سال کی عمر کے بعد وصال فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا وصال وادی حضرموت (مکہ مکرمہ) میں ہوا۔ آپ علیہ السلام کو حرم کعبہ کے قریب دفن کیا گیا۔

(6) حضرت ھود علیہ السلام:-

حضرت ھود علیہ السلام کے والد کا نام حضرت صالح علیہ السلام تھا۔ آپ کی پیدائش عرب میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی عمر 464 سال تھی۔

آپ علیہ السلام کا وصال وادی حضر موت (مکہ مکرمہ کے شمال میں) ہوا۔

(7) حضرت ابراہیم علیہ السلام:-

تقریباً چار ہزار سال پہلے جنوبی عراق کے شہر **اور** (UR) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔اس شہر کو اب تاالعبید (TEL-ABED) کہا جاتا ہے۔آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ یا تارج تھا۔آپ کے منہ بولے چچا کا نام آذر تھا۔

نمرود بادشاہ کے حکم پر آپ علیہ السلام کو بھڑکتی ہوئی آگ میں
پھینک دیا گیا۔تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگ گلزار بن گئی اور
آپ علیہ السلام سلامت رہے۔

آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دی تو حضرت اسماعیل کو تو اللہ نے بچالیا اور جنت سے بھیجا ہوا دُنبہ ذبح ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو آپ علیہ السلام کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کے ساتھ کام کیا۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام حضرت حاجرہ علیہا السلام تھا۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی کا نام حضرت سارہ علیہا السلام تھا جن سے بڑھاپے میں فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

اپنی قوم سے مایوس ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق سے ہجرت کرنے کے بعد ملک شام میں آباد ہوئے۔شام میں قحط پڑا تو آپ علیہ السلام نے ملک مصر میں رہائش رکھی۔آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 195 سال تھی۔آپ علیہ السلام کا وصال فلسطین (پرانا نام کنعان) میں ہوا۔

(8) **حضرت لوط** علیہ السلام:

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہی حضرت لوط علیہ السلام کو نبوت ملی تھی۔حضرت لوط علیہ السلام کی پیدائش ملک عراق کے شہر **اور** (UR) میں ہوئی شہر **اور** (UR) کا موجودہ نام تاالعبید (TAL-ABID) ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام جس شہر میں تبلیغ فرماتے تھے اس شہر کے لوگ کھلے عام بدکاری کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اس شہر سے حضرت لوط علیہ السلام اور ایمان لانے والوں کو رات کے وقت نکال لیا۔حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ایمان نہ لائی تھی اس لئے وہ اسی شہر میں موجود تھی۔صبح ہوتے ہی اس شہر پر پتھروں کی بارش ہوئی وہ شہر تباہ ہو گیا جس کے بعد اس علاقہ کو اللہ تعالیٰ نے الٹ دیا اور وہ سمندر سے نیچے چلا گیا۔اب وہ علاقہ بحیرہ مردار (Dead Sea) کہلاتا ہے۔

(9) **حضرت اسماعیل** علیہ السلام:

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے آپ

علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت بی بی حاجرہ علیہا سلام تھا۔ حضرت بی بی حاجرہ علیہا سلام مصر کے بادشاہ علوان بن سان کی بیٹی تھیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ابھی چند مہینوں ہی کے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ حضرت حاجرہ علیہا سلام کو مکہ کی وادی (موجودہ مقام خانہ کعبہ) میں چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیاس نے پریشان کیا تو حضرت حاجرہ علیہا السلام انہیں زمین پر لٹا کر پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر دوڑتی رہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس کی شدت کی وجہ سے پاؤں رگڑتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کے پاؤں رگڑنے کی جگہ سے جنت کے پانی کا چشمہ جاری کر دیا حضرت حاجرہ علیہا السلام نے دیکھا کہ پانی بہہ رہا ہے تو پانی سے فرمایا زم زم (رُک جا رُک جا) پانی رُک گیا۔ اس طرح اُس پانی کا نام آبِ زم زم مشہور ہے۔ حضرت حاجرہ علیہا السلام کے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر دوڑنے کا عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا قبول ہوا کہ حج اور عمرہ کرنے والے ہر شخص کے لئے صفا اور مروہ پر دوڑنا ضروری قرار دے دیا گیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ابھی چند سال ہی کی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے اکلوتے بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ذبح کر رہا ہوں۔ انہوں نے یہ

خواب اپنے بیٹے کو سنایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا ابا جی یہ تو آپ کو حکم ملا ہے۔ دیر نہ کریں میں ذبح ہونے کو تیار ہوں۔ باپ بیٹا ایک پہاڑی پر پہنچے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا عمل شروع کرنے سے پہلے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔ گردن پر چھری چلائے جاتے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھری کے نیچے سے نکال کر وہاں ایک دنبہ رکھ دیا جو ذبح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو منظوری کا وہ رُتبہ اور وہ مقام عطا فرمایا کہ اب بھی ہر سال 10 ذوالحج کو لاکھوں جانور ذبح ہوتے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے جنت سے حجر اسود بھیجا جو خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ میں بیرونی طرف نصب کیا گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ظاہری عمر 89 سال تھی۔ آپ علیہ السلام کا وصال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 1935 سال پہلے (قبل مسیح) کا ہوا۔ آپ علیہ السلام خانہ کعبہ کے صحن میں دفن ہوئے۔

(مکہ کے قریش حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں)

(10) حضرت اسحاق علیہ السلام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے فرزند اُن کی دوسری بیوی حضرت

بی بی سارہ علیہا السلام سے پیدا ہوئے۔جن کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام رکھا گیا۔حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اُن کے والد گرامی کی عمر سو سال اور اُن کی والدہ محترمہ کی عمر 90 سال تھی۔حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش 2060 قبل مسیح میں ہوئی۔آپ علیہ السلام نے اپنی عمر کا آخری حصہ فلسطین میں گذارا۔آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 180 سال تھی۔آپ علیہ السلام کا وصال ملک کنعان میں ہوا۔آپ علیہ السلام کا مزار مبارک فلسطین میں اپنے والدین کے پہلو میں ہے۔

(11) حضرت یعقوب علیہ السلام:

حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش 2000 سال قبل مسیح میں ملک کنعان میں ہوئی۔آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند تھے۔حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔آپ علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔آپ علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔جن میں سے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت بنیامین علیہ السلام ایک ماں سے تھے۔اور چھوٹے تھے باقی دس ایک ماں سے تھے۔آپ علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت ہی زیادہ پیار تھا۔بڑے بیٹوں نے حسد کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل کے ایک کنویں میں ڈال دیا اور گھر واپس پہنچ کر والد سے کہا کہ اُسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے پیارے بیٹے کے غم میں کافی سال روتے رہے۔ اتنا روئے اتنا روئے کہ آنکھوں کی روشنی بھی جاتی رہی ایک لمبے عرصہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ملک مصر سے اپنی قمیض بھیجی جب وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پہ ڈالی گئی تو اُن علیہ السلام کی نظر بحال ہوگئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ظاہری عمر مبارک 147 سال تھی آپ علیہ السلام کا وصال 1853 قبل مسیح میں ہوا۔ آپ علیہ السلام کا مزار شریف کنعان میں ہے۔

(12) حضرت یوسف علیہ السلام:

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی پیدائش 1927 قبل مسیح میں کنعان میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے گیارہ بھائی اور ایک بہن تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اُن کے والد کی عمر 73 سال تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام اتنے خوبصورت تھے کہ دیکھنے والے آپ علیہ السلام کو دیکھتے ہی رہ جاتے۔ بارہ سال کی عمر میں اُن کو خواب آیا کہ چاند اور ستارے انہیں سجدہ کو رہے ہیں۔ انہوں نے وہ خواب اپنے والد کو بتایا تو اُن کے والد نے کہا بیٹا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ وہ تمہیں مار دیں گے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت ہو

گئی اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ہر وقت اپنے پاس ہی رکھتے۔ یہ دیکھ کر اُن کے دس بڑے اور سوتیلے بھائیوں میں حسد بڑھ گیا۔ ایک روز اُن کے بڑے بھائیوں نے سازش تیار کی اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے شکار کے بہانے حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل کے ایک ویران کنویں میں پھینک دیا۔ واپس گھر آکر والد سے کہا کہ ہم دوڑ لگانے میں مصروف تھے کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کے غم میں نڈھال ہو گئے۔

ایک راہگیر نے جنگل کے ویران کنویں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو نکالا اور مصر کے بادشاہ کو فروخت کر دیا۔ جس نے انہیں غلام بنا کر گھر میں رکھ لیا۔ تھوڑے عرصہ بعد مصر کے بادشاہ کی بیوی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن پر دیوانہ ہوگئی۔ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے جال میں پھنسانے کی بہت کوشش کی مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی ایک نہ مانی۔ آخر حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل بھجوا دیا گیا۔ جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام سات سال رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب کی تعبیر کا علم عطا فرمایا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ابھی جیل میں ہی تھے کہ مصر کے بادشاہ کو ایک خواب آیا جس کی تعبیر عالم، فاضل اور وزیر نہ بتا سکے۔ آخر کار بادشاہ کے خواب کی تعمیر

حضرت یوسف علیہ السلام نے بتائی تو بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل سے نکال کر اپنا وزیر بنا دیا۔

اس بادشاہ کی وفات کے بعد مصر کے بادشاہ حضرت یوسف علیہ السلام بن گئے۔جس کے بعد انہوں نے اپنے والدین کو مصر بلایا اور ایک لمبے عرصہ کے بعد ان کی زیارت کی۔حضرت یوسف علیہ السلام کی ظاہری عمر 110 سال تھی۔آپ علیہ السلام کا وصال 1817 قبل مسیح کو ہوا۔

(13) حضرت ایوب علیہ السلام:

حضرت ایوب علیہ السلام کی پیدائش اور رہائش فلسطین کے قریب شہر بصریٰ میں ہوئی اور اُن کی رہائش بھی بصریٰ میں تھی۔آپ عیسوا بن حضرت اسحاق علیہ السلام کے خاندان سے تھے۔آپ علیہ السلام کی والدہ بی بی رحمت علیہا السلام اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔حضرت ایوب علیہ السلام کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً ایک ہزار سے لے کر سات سو سال قبل مسیح کا درمیان زمانہ تھا۔حضرت ایوب علیہ السلام کو مال، اولاد اور جسمانی بیماری جیسے امتحانوں میں تیرہ سال گذارنا پڑے۔آپ علیہ السلام کا صبر ایک مثال بن گیا۔ جب بھی آپ علیہ السلام کا ذکر ہوتا ہے تو صبر ایوب کا لفظ لبوں پر آ جاتا ہے۔

(14) حضرت شعیب علیہ السلام:

حضرت شعیب علیہ السلام کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور سے

قریب تھا۔آپ علیہ السلام کا علاقہ مدین تھا جہاں آپ علیہ السلام پر چار فرماتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال آپ علیہ السلام کی بکریاں چراتے رہے۔آپ علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوا۔حضرت شعیب علیہ السلام کا وصال سیہون (ملک شام) میں ہوا۔

(15) حضرت موسیٰ علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ملک مصر میں ہوئی۔آپ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساتویں پشت سے تھے۔اس زمانہ میں مصر کے بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے زمانہ میں مصر کا فرعون قابوس (رعمیسس) تھا۔اس نے خدائی دعویٰ کیا ہوا تھا۔جو شخص فرعون کو خدا نہ مانتا اسے فرعون قتل کرا دیتا۔اللہ تعالیٰ نے اُسی فرعون کے زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر میں پیدا فرمایا۔فرعون کو نجومیوں نے کہا کہ اس سال بنی اسرائیل کی قوم میں وہ بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری خدائی کے خلاف ہوگا۔فرعون نے اس سال بنی اسرائیل کے پیدا ہونے والے بچوں کو قتل کرانا شروع کر دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی اُسی سال ہوئی تو اُن کی والدہ محترمہ پریشانی کی انتہا کو پہنچ گئیں۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس نے لکڑی کے ایک صندوق میں اپنے بیٹے کو لِٹا کر صندوق دریا میں لڑھا دیا اور اپنی بیٹی کو دریا کے کنارے کنارے چلنے کا کہا۔

وہ صندوق فرعون کے محل کے قریب پہنچا تو فرعون کے آدمیوں نے صندوق اُٹھا کر محل میں پہنچا دیا۔فرعون نے دیکھا تو بچہ دودھ پی رہا ہے۔فرعون نے بچے کو قتل کرنے کا ارداہ کیا تو اس کی بیوی حضرت آسیہ (جو اللہ کی نیک بندی تھی) نے اُسے روک دیا اور کہا کہ ہمارا کوئی بچہ نہ ہے میں اسے اپنا بیٹا بناؤں گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کے گھر میں کی فرعون کی بیوی بی بی آسیہ علیہ الرحمہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا کر پالا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمات کرنے کے بعد اپنی بیوی (حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی) کو لے کر واپس مصر آرہے تھے تو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے اُن سے گفتگو کی اور انہیں نبوت عطا فرمانے کے بعد حکم فرمایا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ کافی بھٹک چکا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں پہنچے اور فرعون سے فرمایا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور تمہیں سیدھا رستہ دکھانے آیا ہوں۔فرعون نے کہا کہ معجزہ دکھاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزے دکھائے تو وہ کہنے لگا کہ تم تو جادوگر ہو۔ میں اپنے جادوگر بلاتا ہوں اور تمہارا اُن سے مقابلہ کراتا ہوں اگر تو جیت جائے گا تو میں ایمان لے آؤں گا۔مقررہ تاریخ اور جگہ پر جادوگروں سے مقابلہ ہوا۔ جادوگر ہار گئے اور وہ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے۔ یہ دیکھ کر فرعون سخت غصے میں آ گیا۔ اس نے کہا کہ میں تم سب کو سخت سزا دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سب ایمان لانے والوں کو ساتھ لے کر مصر سے چلے گئے ۔فرعون اپنے لشکر کو لے کر اُن کے پیچھے گھوڑے دوڑانے لگا۔اسی دوران فرعون دریائے نیل میں ڈوب کر مر گیا۔اللہ تعالیٰ نے آنے والی نسلوں کے لئے فرعون کی لاش کو عبرت (خدا کا خوف پیدا کرنے کیلئے) کے طور پر محفوظ کر دیا۔ فرعون کی لاش اب بھی قاہرہ (مصر) کے عجائب گھر میں موجود ہے۔فرعون کا یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 1215 سال پہلے کا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو 41 سال کی عمر میں نبوت ملی۔پہلی آسمانی کتاب (تورایت) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پہ ملی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال کوہ عباریم کے مقام پر ہوا۔آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 120 سال تھی۔

(16) حضرت ہارون علیہ السلام:

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے۔جب کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ میری زبان ٹھیک کام نہیں کرتی اس لئے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دیں۔حضرت ہارون اپنے بھائی کے ساتھ تبلیغ کا کام کرتے رہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت کی ذمہ داری حضرت ہارون علیہ السلام نبھاتے رہے۔ حضرت ہارون کی پیدائش مصر میں ہوئی آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 123 سال

تھی۔آپ علیہ السلام کا وصال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 1400 سال پہلے ہوا۔آپ علیہ السلام مدینہ منورہ کے مشہور پہاڑ اُحد کے نزدیک دفن ہوئے۔

(17) حضرت الیسع علیہ السلام:

حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی چوتھی پشت سے تھے۔آپ علیہ السلام کی پیدائش اپنے آبائی شہر تمنت سرح میں ہوئی۔آپ علیہ السلام اپنے قبیلہ کے سردار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم خاص تھے۔آپ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہِ طور پر گئے۔علاوہ ازیں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات اور سفر میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہے۔آپ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام کے بعد نبوت کا منصب عطا ہوا۔آپ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کے چالیس سال بعد کنعان، شام اور مشرق اردن سے تمام جابر اور ظالم قوتوں کا صفایا کر دیا۔آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 110 سال تھی۔آپ علیہ السلام کا مزار اپنے شہر تمنت سرح میں فراہیم کے پہاڑی علاقہ میں بنایا گیا۔

(18) حضرت الیاس علیہ السلام:

حضرت الیاس علیہ السلام کے والد کا نام یاسین تھا آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھے۔قرآن مجید کی سورۃ الصافات میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت الیاس رسولوں میں سے ہیں۔

(19) حضرت عُزیر علیہ السلام:

حضرت عُزیر علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ علیہ السلام الہامی کتاب توریت کے حافظ تھے۔ بیت المقدس کی تباہی کے بعد توریت شریف کے تمام نسخے غائب ہوگئے تو حضرت عُزیر علیہ السلام نے توریت کو نئے سرے مرتب کیا۔ یہودی حضرت عُزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔اس بات کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ توبہ میں موجود ہے۔

(20) حضرت داؤد علیہ السلام:

حضرت داؤد علیہ السلام پر دوسری آسمانی کتاب زبور اُتاری گئی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت داؤد علیہ السلام کولوہا پگھلانے اور زرہ بکتر بنانے کا ہنر عطا ہوا اور پرندوں کی بولیاں بھی سمجھائی گئیں۔جن آپ علیہ السلام کے فرمانبردار تھے۔آپ علیہ السلام کو گلے کا سُر اتنا خوبصورت اورپُر اثر عطا ہوا کہ جب زبور کا کلام سُر سے پڑھتے تو پہاڑ بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ ذکر کرتے۔آپ علیہ السلام نے یروشلم تعمیر کرایا۔آپ علیہ السلام کی ظاہری عمر 200 سال تھی۔آپ علیہ السلام کا وصال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 1000 سال پہلے ہوا۔آپ علیہ السلام کا مزار شریف صیہون میں بنایا گیا۔

(21) حضرت سلیمان علیہ السلام:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد محترم بھی نبی تھے۔حضرت داؤد علیہ

السلام کا بیٹا حضرت سلیمان علیہ السلام 1035 ق م میں پیدا ہوا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے والد کے پردہ فرمانے کے بعد نبوت کی ذمہ داری سنبھالی۔ ہوا، جن اور پرندے آپ علیہ السلام کا حکم مانتے تھے۔ آپ پرندوں اور جنوں کی زبان سمجھتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ تعمیر کرائی۔ مسجد اقصیٰ کا کام آخری مرحلہ میں تھا کہ آپ علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی۔ آپ علیہ السلام کا وصال بیت المقدس میں ہوا۔ آپ علیہ السلام کی میت جنات اُٹھا کر لے گئے۔

(22) حضرت یونس علیہ السلام:

حضرت یونس علیہ السلام کی پیدائش شہر نینوا میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام حضرت موسیٰ سے 815 سال بعد آئے۔ آپ علیہ السلام کو نبوت 28 سال کی عمر میں ملی۔ حضرت یونس علیہ السلام نینوا کے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔

نینوا کے لوگوں کا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ رویہ ٹھیک نہ تھا اور وہ حضرت یونس علیہ السلام کی کوئی بھی بات ماننے کو تیار نہ تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اُن لوگوں پہ عذاب بھیجنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں جو قبول نہ ہوئیں تو حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ناراض ہو کر شہر چھوڑ کر چل دیئے۔ کشتی میں سوار دریا میں سفر کے دوران آپ علیہ السلام کو دریا میں پھینک دیا گیا تو شارک مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے

مچھلی کے پیٹ میں اپنے آپ کو زندہ پایا تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا شروع کر دی۔ وہ چالیس (40) دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور مچھلی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے اُگل کر دریا کے کنارے پہ ڈال دیا۔ اس وقت ان کے وجود کا چمڑا اگل چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر کدو کی بیل اُگا کر اُن کے وجود پر کھلا ر دی۔ وہ ٹھیک ہوئے اور اپنی قوم میں واپس پہنچ کر دوبارہ پرچار شروع فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السلام کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آٹھ صدیاں پہلے کا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا وصال شہر نینوا میں ہوا۔

(23) حضرت زکریا علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کی خالہ کے خاوند کا نام حضرت زکریا علیہ السلام تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام بڑے نیک بندے اور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اُن کی کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی۔

''اے میرے پالنے والے تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو ہی دُعا کو سُننے والا ہے۔'' (قرآن مجید۔ سورۃ آل عمران)

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ انہیں بڑھاپے میں بیٹا عطا ہوا جس کا نام اللہ تعالیٰ نے یحییٰ رکھا۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ مریم میں

موجود ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو اسلام دشمنوں نے آرے سے چیر کر شہید کر دیا۔

(24) حضرت یحییٰ علیہ السلام:

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد کا نام حضرت زکریا علیہ السلام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں مانگی ہوئی دُعا قبول فرمائی اور انہیں بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھا۔ حضرت یحییٰ کی پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ مہینے پہلے ہوئی حضرت یحییٰ کو نبوت چھوٹی عمر میں ہی مل گئی تھیں ان کی تمام عمر جہاد کرتے ہی گذری۔

(25) حضرت ذوالکفل علیہ السلام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے بہت سی ہستیوں کو نبوت عطا ہوئی۔ جن میں سے ایک ہستی کا نام مبارک حضرت ذوالکفل علیہ السلام ہے۔ آپ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ الانبیاء اور سورۃ ص میں موجود ہے۔ لیکن اُن کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔

(26) حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام مریم علیہا السلام تھا۔ حضرت مریم علیہ السلام دنیا سے الگ رہ کر علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی مگن رہتی تھیں۔ ایک روز حضرت مریم علیہا السلام علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی

مصروف تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو انسانی صورت میں اُن کے پاس بھیجا۔ اس نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا:-

''اے مریم علیہا السلام اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور میرے مقربین میں سے ہے۔'' (القرآن۔ سورۃ آل عمران۔آیت 45)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔آپ علیہ السلام کی پیدائش بیت المقدس کے علاقہ بیت اللحم (Batliam) میں ہوئی۔سن عیسوی کا شمار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے کیا جاتا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی نبوت عطا ہوئی۔آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی کتاب انجیل بھی عطا فرمائی۔آپ علیہ السلام کو معجزے بھی عطا ہوئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اندھے کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر آنکھیں درست کر دیتے۔کوڑھ کے مرض والے کو پھونک مار کر ٹھیک کر دیتے۔مٹی سے پرندہ بنا کر اس پر پھونک مارتے تو وہ اصل پرندہ بن کر اُڑنے لگ جاتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے حواری کہلاتے تھے۔حواریوں کی تعداد بہت ہی کم تھی۔رومی بادشاہ پیلاطوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر چڑھانے کا حکم دیا۔مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر چڑھانے سے پہلے ہی

آسمان پر اُٹھالیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

چھٹے سلطان الفقراء حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ظاہری حیات مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے زمین پر اُتارا جائے گا۔ آپ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مجلس میں موجود ہونگے کہ فجر کی نماز کا وقت ہو جائے گا تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آئیں نماز کی امامت فرمائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔۔۔نہیں۔ میں اس نبی بن کر نہیں آیا میں تو سرکارِ دو عالم ﷺ کا اُمتی بن کر آیا ہوں۔ امامت آپ خود فرمائیں۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ساتویں سلطان الفقراء کا مرتبہ و مقام حاصل ہوگا۔ آپ علیہ السلام چالیس سال اسلام کا پرچار فرمائیں گے تو ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا۔ چالیس سال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصال ہو جائے گا تو لوگ پھر کفر کی جانب بڑھنا شروع ہو جائیں گے۔ اس طرح جب ساری دُنیا میں کفر ہی کفر ہو جائے گا تو قیامت آجائے گی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ :-

''عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں''

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اول بھی ہے اور آخر بھی۔ واحد بھی ہے اور لاشریک بھی۔ بے مثل بھی ہے۔اور بے مثال بھی۔کائنات کی خالق بھی ہے اور مالک بھی۔کائنات کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اکیلی اور تن تنہا موجود تھی۔اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے ایک نور کو پیدا فرمایا اور اُسے اپنے نور کے تمام مقامات اور منزلوں کی سیر کرائی۔ یہ عمل بے شمار صدیوں تک جاری رہا۔سلطان الفقراء حضرت باھُو قدس سرہٗ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں کہ:-

''جان لے کہ جب نور احدی (اللہ تعالیٰ کے نور) نے تنہائی وحدت سے نکل کر عالم کثرت میں اپنے آپ کو ظاہر فرمایا تو اپنے حُسن کو صفائی سے جلوہ دے کر اپنے حُسن کا بازار گرم کیا۔اس کے حُسن کی شمع پر دونوں جہان پروانے کی طرح مر مٹے۔اس کے بعد میں احمد کی میم کا پردہ فرما کر احمد کی صورت اختیار کر لی''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور میں سے جو نور حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمایا اسے اس قدر اعلیٰ بنایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی پہلی تخلیق پر فخر ہونے لگا اللہ تعالیٰ کو اپنی پہلی تخلیق (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے عشق ہو گیا۔ اس

طرح عشق کی ابتدا عرش معلیٰ سے ہوئی۔ پہلا عاشق اللہ تعالیٰ اور پہلا محبوب حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو جو مقام و مرتبے عطا فرمائے ہیں وہ انسان کی عقل اور سوجھ بوجھ میں آ ہی نہیں سکتے۔

خالقِ کائنات اوّل بھی ہے اور آخر بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نور کو اول تخلیق فرمایا اور آخری نبی ﷺ بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک رب العالمین ہے تو اپنے حبیب ﷺ کو رحمۃ اللہ اللعالمین بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کا ذکر بلند فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک خود بھی اور اُس کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام ایمان لانے والوں کو بھی اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کے عشق کو مخلوق پر ظاہر کرنے کیلئے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو عرشِ معلیٰ پر بلا کر دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ پر بٹھا کر راز و نیاز کی باتیں کیں۔ اس حقیقت کا یقین مخلوق کو دلانے کے لئے اس واقعہ کو قرآن مجید میں محفوظ فرما دیا۔

زمین پر اللہ تعالیٰ کے کعبہ کی تعمیر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی قربانی دینے والے انبیائے کرام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زیادہ مقام و مرتبہ عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اُن کی آل میں پیدا فرمایا۔ مکہ میں رہنے والے قبیلہ بنو ہاشم سے تعلق

رکھنے والے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہٗ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی پیدائش بروز سوموار 12 ربیع الاول 571ء کو مکہ میں ہوئی۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے ہی آپ ﷺ کے والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ حبیب خدا کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے مکہ کی جانب سفر میں ہی تھی کہ ابواء کے مقام پر اُن کا وصال ہوا۔ اُن کا مزار مبارک ابواء کے مقام پر ہے۔ والدہ محترمہ کے انتقال کے وقت حبیب خدا کی ظاہری عمر صرف چھ سال تھی۔ آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے کی۔ اللہ کے حبیب ﷺ کی ظاہری عمر مبارک ابھی آٹھ برس ہی تھی کہ آپ ﷺ کے دادا جی بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کی سعادت آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالبؓ (حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے والد) کو حاصل ہوئی۔ آپ ﷺ کے چچا کی بیوی حضرت فاطمہؓ بنت اسد (والدہ مولا علی کرم اللہ وجہہٗ) نے آپ کو اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ آپ ﷺ انہیں ماں کہہ کر بلاتے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کو بچپن میں اپنا دودھ پلایا آپ ﷺ انہیں بھی ماں کہتے۔ علاوہ ازیں حضرت اُم ایمن رضی اللہ

عنہا (آپ ﷺ کے والد کی کنیز) آپ ﷺ کے بچپن میں آپ ﷺ کو اپنی گودی میں جھلایا کرتی تھیں ۔آپ ﷺ انہیں بھی ماں کہہ کر بلاتے تھے ۔

مکہ مکرمہ میں حضرت محمد ﷺ صادق اور امین مشہور تھے ۔آپ ﷺ کی ایمانداری کی شہرت کی وجہ سے مکہ کی تاجر حضرت خُدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو شادی کا پیغام بھیجا ۔آپ ﷺ کی پہلی شادی حضرت خُدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے ہوئی جن کے بطن سے آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا (خاتون جنت) کی پیدائش ہوئی ۔حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حیات مبارک میں سرکار دو عالم ﷺ نے کوئی دوسرا نکاح نہ کیا بعد میں آپ ﷺ نے کئی نکاح کیئے آپ کی ازواج (بیویوں) کی تعداد گیارہ (11) تھی ۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔کہ

''نبی ﷺ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں''

آپ ﷺ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے (حضرت قاسمؓ ، حضرت عبداللہؓ ، حضرت ابراہیمؓ) تھے جو بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گئے ۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ظاہری عمر 40 سال تھی تو آپ کو غار حرا میں جبرائیل علیہ السلام نے نبوت کا پیغام دیا ۔آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت خُدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ، مولا علی کرم اللہ وجہہٗ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ۔آپ ﷺ مکہ میں ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرش پر

بلا کر اپنے سامنے بٹھائے رکھا۔ آپ ﷺ نے تیرہ (13) سال مکہ میں پرچار فرمایا۔ بہت سی مخالفت، دکھوں اور تکلیفوں کو برداشت کیا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے 624ء کو مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ ہجرت کرنے سے پہلے لوگوں کی امانتیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا کہ یہ امانتیں ان کے مالک لوگوں کے حوالے کرنے کے بعد مدینے آ جانا۔ آپ ﷺ نے رات کو اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو سلایا اور ہجرت پر روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے پہلا قیام غارِ ثور میں فرمایا۔

مدینہ منورہ میں ہجرت کر جانے کے بعد بھی مکہ کے سرداروں نے چین سے نہ رہنے دیا۔ کئی جنگیں کیں۔ غزوہ بدر، غزوہ خندق، غزوہ احد اور غزوہ حنین کے بعد آٹھ ہجری کو آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا اور خانہ کعبہ کی چابیاں حاصل کیں۔ اس کے بعد بھی مکہ کے قریش سردار یہودیوں کے ساتھ مل کر اسلام دشمنی میں مصروف رہے۔ اس طرح کے حالات کے باوجود سرکارِ دو عالم ﷺ نے ریاست مدینہ کو اس انداز میں قائم فرمایا کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کا وصال گیارہ ہجری کو ہوا۔

آپ ﷺ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

اسمائے گرامی خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حبیب کبریا کے اسمائے گرامی کی تعداد بھی عام طور پر ننانوے شمار کی جاتی ہے

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذاتی اسمائے گرامی دو ہیں (1) **احمد** (سب سے زیادہ حمد کرنے والا)

(2) **محمد** (جس کی سب سے زیادہ حمد کی جائے)

مُحَمَّدٌ۔ أَحْمَدُ ۔حَامِدٌ۔ مَحْمُوْدٌ۔ قَاسِمٌ ۔ عَاقِبٌ۔ فَاتِحٌ

شَاهِدٌ۔ حَاشِرٌ ۔ رَشِيْدٌ ۔ مَشْهُوْدٌ ۔ بَشِيْرٌ ۔ نَذِيْرٌ۔ دَاعٍ

شَافٍ ۔ هَادٍ ۔ مَهْدِيٌّ۔ مَاحٍ ۔ مُنْجٍ۔ نَاهٍ ۔ رَسُوْلٌ ۔ نَبِيٌّ

أُمِّيٌّ ۔ تِهَامِيٌّ ۔ هَاشِمِيٌّ ۔ أَبْطَحِيٌّ ۔ عَزِيْزٌ ۔حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

رَؤُوْفٌ ۔ رَحِيْمٌ۔ طٰهٰ ۔ مُجْتَبٰى۔ طٰسِيْن ۔ مُرْتَضٰى۔ حٰم

مُصْطَفٰى۔ يٰسِيْن ۔ أَوْلٰى۔ مُزَّمِّلٌ۔ وَلِيٌّ۔ مُدَّثِّرٌ۔ مَتِيْنٌ

مُصَدِّقٌ۔ طَيِّبٌ ۔ نَاصِرٌ۔ مَنْصُوْرٌ ۔ مِصْبَاحٌ۔ آمِرٌ۔ حِجَازِيٌّ

نِزَارِيٌّ۔ قُرَشِيٌّ۔ مُضَرِيٌّ۔ نَبِيُّ التَّوْبَةِ۔ حَافِظٌ ۔ كَامِلٌ

صَادِقٌ ۔أَمِيْنٌ ۔عَبْدُ اللّٰهِ۔ كَلِيْمُ اللّٰهِ۔ حَبِيْبُ اللّٰهِ۔نَجِيُّ اللّٰهِ

صَفِيُّ اللّٰهِ۔خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ۔ حَسِيْبٌ۔ مُجِيْبٌ۔ شَكُوْرٌ

مُقْتَصِدٌ۔ رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ قَوِيٌّ۔ حَفِيٌّ۔ مَأْمُوْنٌ۔ مَعْلُوْمٌ

حَقٌّ۔ مُبِيْنٌ۔ مُطِيْعٌ۔ رَسُوْلُ الرَّاحَةِ۔ أَوَّلٌ۔ آخِرٌ۔ ظَاهِرٌ

بَاطِنٌ۔ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ۔يَتِيْمٌ۔ كَرِيْمٌ۔حَكِيْمٌ۔ خَاتَمُ الرُّسُل

سَيِّدٌ۔ سِرَاجٌ۔ مُنِيْرٌ۔ مُحَرَّمٌ۔ مُكَرَّمٌ۔ مُبَشِّرٌ۔ مُطَهَّرٌ

قَرِيْبٌ۔ خَلِيْلٌ۔مَدْعُوٌّ۔جَوَّادٌ۔ خَاتِمٌ۔عَادِلٌ۔شَهِيْرٌ۔شَهِيْدٌ

رَسُوْلُ الْمَلْحَمَةِ مُجَاهِدُ رَسُوْل

......مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ......

مسجد الحرام: وہ بڑی مسجد جس کے اندر خانہ کعبہ موجود ہے۔

خانہ کعبہ: بیت اللہ شریف۔ اللہ تعالیٰ کا گھر جس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ قبلہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر کیا۔

مقام ابراہیم: خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب ایک شیشے کا گلوب نصب ہے جس میں ایک پتھر موجود ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں مبارک کے نقوش ثبت ہیں۔ آپ نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر خانہ کعبہ فرمائی تھی۔ اس جگہ کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے۔ اس مقام کے بارے میں قرآن مجید کا فرمان یوں ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط

مقام ابراہیم کو جائے مصلیٰ بنایا جائے

صفا مروہ:- خانہ کعبہ سے ملحقہ دو پہاڑیاں ہیں۔ صفا کی پہاڑی خانہ کعبہ سے جانب جنوب مشرق ہے۔ مروہ کی پہاڑی خانہ کعبہ سے جانب شمال مشرق ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ رب کائنات کے

حکم سے اپنی زوجہ حضرت حاجرہؑ اور اپنے معصوم بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صفا مروہ کے پہلو میں جانب مغرب چھوڑ کر چلے گئے تو پانی کی تلاش میں حضرت حاجرہؑ ان پہاڑوں پر چلتی اور دوڑتی رہیں۔

زم زم:- زم زم کے معنی ہیں ٹھہر ٹھہر۔ رُک رُک
جب معصوم و ننھے مُنے حضرت اسماعیلؑ نے زمین پہ لیٹے پیاس کی شدت سے اپنے پاؤں زمین پر رگڑے تو زمین سے چشمہ جاری ہوگیا۔ حضرت حاجرہؑ دوڑ کر آئیں اور پانی سے فرمایا۔ زم زم۔ اس بناء پر اس چشمے کے پانی کو آبِ زم زم کہا جاتا ہے۔

مولود الرسولؐ:- مولود الرسول کا معنی ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی جائے پیدائش۔ یہ تاریخی مقام خانہ کعبہ کے قریب موجود مروہ پہاڑی سے باہر مشرق کی طرف نکلے تو بالکل سامنے ہے۔ اب اس مقام پر ایک لائبریری قائم ہے۔

جبل النور:- جبل النور کا پرانا نام جبل حرا ہے۔ یہ مشہور پہاڑ خانہ کعبہ سے تقریباً پانچ کلو میٹر جانب مشرق واقع ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر غارِ حرا ہے جس میں خاتم النّبیینؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔

جبل الثور:- جبل الثور خانہ کعبہ سے تقریباً چھ کلو میٹر کے فاصلہ پر جانب

جنوب واقع ہے۔اسی پہاڑ کی چوٹی پر غارِثور ہے۔آنحضور ﷺ
نے مکہ سے ہجرت کی تو پہلے اسی غارِثور میں تشریف لائے۔
آپ ﷺ نے غارِثور میں تین رات تک قیام کیا۔

مسجد جن :- اس تاریخی مسجد کو دو اور ناموں (مسجد بیعت اور مسجد حرص) سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔اس مقام پر جنوں کی ایک جماعت نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو تلاوتِ کلام پاک کرتے ہوئے سنا اور اسلام قبول کرلیا۔

جنت المعلیٰ :- مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان جو جنت المعلیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ قبرستان خانہ کعبہ سے جانب مشرق مسجد جن کے قریب ہے۔

جبل الرحمۃ :- یہ مشہور پہاڑ میدان عرفات میں مسجد نمرہ کے قریب واقع ہے۔ یہی وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی علاوہ ازیں خاتم النّبیین ﷺ نے اپنا وہ آخری تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا جسے انسانیت کا بہترین منشور مانا جاتا ہے۔

مسجد نمرہ :- میدان عرفات کے کنارے پر واقع مسجد کو مسجد نمرہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہی مسجد ہے جس میں 9 ذی الحجہ کو حج کا خطبہ ہوا کرتا ہے علاوہ ازیں امام مسجد ظہر کے وقت ظہر وعصر کی نماز اکٹھی قصر کر کے پڑھاتا ہے۔

مِنٰی :- مکہ مکرمہ سے پانچ کلومیٹر دور وہ وادی جہاں حجاج قیام کرتے ہیں۔

عرفات:- منٰی سے تقریباً 11 کلومیٹر دور وہ میدان جہاں 9 ذی الحجہ کو خطبہ حج دیا جاتا ہے۔

مزدلفہ:- عرفات سے ملحقہ اور منٰی سے تقریباً پانچ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں حجاج عرفات سے واپسی پر رات کھلے آسمان تلے بسر کرتے ہیں۔

جمرات:- مِنٰی میں واقع وہ تین مقامات جہاں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

……﴿بیت اللہ شریف کے مقامات﴾……

(i) **رکن حجر اسود** سیاہ رنگ کا وہ جنتی پتھر جسے حجر اسود کہتے ہیں یہ جس کونے میں نصب ہے اسے رکن حجر اسود کہتے ہیں رکن حجر اسود بیت اللہ کے جنوب مشرقی کونے میں واقع ہے۔

(ii) **رکن عراقی** شمال مشرقی کونہ جو عراق کی سمت واقع ہے۔

(iii) **رکن شامی** شمال مغربی کونہ جو شام کی سمت کا کونہ ہے۔

(iv) **رکن یمانی** بیت اللہ کا جنوب مغربی کونہ جو یمن کی سمت واقع ہے۔

(v) **حطیم شریف:** بیت اللہ کی جانب شمال واقع ہے۔ یہ جگہ بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔ پہلے پہل بیت اللہ شریف حطیم کے بیرونی کونے تک تعمیر ہوا۔ بعد کی تعمیر کے وقت کچھ جگہ خالی چھوڑ دی گئی جسے اب حطیم کہا جاتا ہے۔ زائرین حطیم میں نفل پڑھتے ہیں۔

(vi) **میزاب رحمت:** خانہ کعبہ کی چھت کے پرنالہ کو میزاب رحمت کہا جاتا ہے یہ حطیم کی جانب ہے۔

(vii) **ملتزم:** خانہ کعبہ کا وہ حصہ جو حجر اسود اور دروازہ مبارک کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر کھڑے

ہو کر دعائیں مانگنا سنت نبویؐ ہے۔ یہ دعا کی قبولیت
کا انتہائی اہم مقام ہے۔

(viii) خانہ کعبہ کا دروازہ:

خانہ کعبہ کا دروازہ مبارک جانب مشرق ہے۔

(ix) **غلاف کعبہ:** قیمتی ریشم سے بنا ہوا خاص غلاف جو خانہ کعبہ پر بچھایا جاتا ہے۔ اس غلاف مبارک میں قرآن مجید کی آیات سونے کی تاروں سے لکھی ہوتی ہیں۔ یہ غلاف ہر سال بروز حج تبدیل کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ

مکہ مکرمہ سے 440 کلومیٹر جانب شمال مدینہ منورہ واقع ہے۔ مدینہ منورہ میں تاجدارِ مدینہ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات مبارک کے آخری گیارہ سال گذارے۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل ہی دور سے روضۂ انور کا گنبد خضریٰ اور مسجد نبویؐ کے مینار نظر آجاتے ہیں۔

مکہ مکرمہ کے مقابلے میں مدینہ منورہ نہایت ہی پرسکون مقام ہے۔ یہاں بسنے والے انتہائی شریف اور نرم مزاج لوگ ہیں۔ یہ امتیازی خصوصیات سرکارِ دو عالم ﷺ کی خیر و برکت اور رحمت کا نتیجہ ہیں۔ اور ہر دم آپ ﷺ کی موجودگی کا احسان دلاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کی زیارات

(i) روضۃ الرسول ﷺ:-

یثرب کو مدینہ منورہ کی صورت عطا فرمانے والے رحمۃ اللعالمین ﷺ کا روضہ مبارک مسجد نبوی کا حصہ معلوم ہوتا ہے ۔ یہ روضہ مبارک آپؐ کے حجرہ مبارک میں ہے جو مسجد نبویؐ سے ملحقہ ہے۔آپ ﷺ کے روضہ مبارک کا گنبد سبز رنگ کا ہے جسے گنبد خضریٰ کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے روضہ مبارک پر ہر وقت اور ہر لمحہ فرشتے حاضری کیلئے موجود ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہر لمحہ آپ ﷺ پر دَرُود بھیجتے ہیں جبکہ اہلِ ایمان پر فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجیں۔ روضہ انور کے اندر سرکارِ دو عالم ﷺ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اور جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے مزرات بھی موجود ہیں۔

(ii) مسجد نبوی ﷺ:-

سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ مبارک سے جانب مغرب ملحقہ مسجد کو مسجد نبوی ﷺ کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت جتنے رقبہ پر شہر مدینہ آباد تھا وہ تمام کا تمام اس وقت مسجد نبوی ﷺ کی حدود میں شامل ہے۔ حضرت امام مالکؒ مدینہ پاک کی گلیوں اور بازاروں میں ہمیشہ ننگے پاؤں

چلتے تھے تاکہ کہیں ایسی جگہ پاؤں نہ رکھا جائے جہاں سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے قدم مبارک رکھ چکے ہوں۔ مسجد نبوی ﷺ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ خوبصورت مسجد ہے۔ اس مسجد میں حجاج کرام کیلئے 40 نمازیں پڑھنا بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

(iii) مقام وحی:-

روضۂ اطہر کی جانب مشرق مقام وحی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت جبرائیلؑ وحی لے کر حاضر خدمت ہوا کرتے تھے۔ اس جانب ایک دروازہ بھی موجود ہے جسے بابِ جبرائیلؑ کہا جاتا ہے۔

(iv) ریاض الجنۃ:-

مسجد نبوی ﷺ میں منبر رسول ﷺ اور روضہ مبارک کے درمیان کا حصہ ریاض الجنۃ کہلاتا ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ ریاض الجنۃ میں عبادت کا موقع ملنا انعام باری تعالیٰ سمجھا جاتا ہے۔

(v) مسجد قباء:-

مدینہ منورہ کی یہ مسجد اسلام کی پہلی مسجد ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر فرمایا۔ یہ مسجد روضۃ الرسول سے تقریباً 5 کلومیٹر جانب جنوب مشرق واقع ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء

میں تشریف لایا کرتے۔

(vi) مسجد جمعہ:-

مسجد قباء کی جانب جانے والی سڑک کے مشرق میں واقع اس مسجد کا شمار معروف مساجد میں ہوتا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایام ہجرت میں یہاں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔

(vii) مسجد قبلتین:-

اس مسجد کو وہ افادیت حاصل ہے جو کسی اور مسجد کو حاصل نہ ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اس مقام پر ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے جب دو رکعت پڑھا چکے تو آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی کہ مسجد حرام کو اپنا قبلہ بنا لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز کی حالت میں ہی اپنا رخ بیت المقدس سے پھیر کر بیت اللہ شریف کی جانب کر لیا اور باقی دو رکعت بیت اللہ کی طرف رخ کر کے پڑھائیں۔

(viii) مسجد غمامہ:-

یہ مسجد مسجد نبوی ﷺ کے قریب ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اس مقام پر عیدین کی نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔

(ix) مسجد فتح:-

اس مسجد کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی ہے۔ اسی علاقہ میں غزوہ

احزاب ہوا۔جبل سلع کے مغربی کنارہ کی اونچائی پر یہ مسجد واقع ہے۔ یہاں آپ نے تین روزہ کردعا فرمائی اوراللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح کی خوشخبری سنائی۔

(x) جنت البقیع :-

روضۃ الرسول ﷺ پر حاضری کے بعد جانب مشرق باہر نکلیں تو سامنے چار دیواری کے اندر مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان ہے جسے جنت البقیع کہا جاتا ہے۔ سرکارِدوعالم ﷺ ہر جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد وہاں تشریف لے جایا کرتے اور وہاں دعا فرماتے۔اس قبرستان میں اہل بیت اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں۔

(xi) کوہ اُحد:-

مدینہ منورہ سے جانب شمال تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر کوہ اُحد واقع ہے۔غزوہ اُحد اسی پہاڑ کے پہلو میں ہوا تھا سرکارِدوعالم ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ اور دیگر شہدائے اُحد کی آخری آرام گاہیں اسی مقام پر ایک احاطہ میں ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم احد سے محبت رکھتے ہیں۔آپ ﷺ ہر منگل کے روز وہاں تشریف لے جاتے۔

……حج وعمرہ……

(حج)

حج کی تعریف:- حج کا لغوی معنی ہے کسی عظیم الشان چیز کی جانب قصداً ارادہ کرنا جبکہ شریعت کی اصطلاح میں مخصوص ایام میں افعال فرض، واجبات، طواف کعبہ، سعی، وقوف ، عرفات اور دیگر مخصوص مقامات کی زیارت کرنے کو حج کہا جاتا ہے۔

حج کی فضلیت: تندرست، صاحب استطاعت، بالغ، عاقل مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ حج کا عمل 8 ذی الحج سے 12 ذی الحج کے دنوں میں محدود ہے۔

حج اکبر: عرفات میں جو حج جمعۃ المبارک کے روز ادا کی جائے اسے حج اکبر کہا جاتا ہے۔

حج کی ترتیب: ☆ حج کی نیت کرکے گھر سے روانگی۔

☆ میقات کی حدود سے پہلے یا حدود میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا۔

- ☆ 8-ذی الحجہ کواحرام کے ساتھ طواف کعبہ کرنا بعدازاں منیٰ پہنچنا۔
- ☆ 9-ذی الحجہ کوعرفات جانا اورظہر وعصر کی نمازیں ملا کر پڑھنا بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز امام حج کی امامت میں ادا کی جائے۔
- ☆ 10-ذی الحجہ کی شب شروع ہونے سے پہلے عرفات کو چھوڑ کر مزدلفہ پہنچنا۔ مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا۔ رات کا قیام مزدلفہ میں کرنا اور وہیں سے جمرات (شیطان) کو مارنے کیلئے کنکریاں اکٹھی کی جائیں۔
- ☆ 10-ذی الحجہ کے روز مزدلفہ سے چل کر منیٰ میں آیا جائے جمرات (شیطان) کوکنکریاں ماری جائیں۔ قربانی کی جائے جس کے بعد بال منڈوائے یا کٹوائے جائیں۔
- ☆ قربانی اورسر منڈ وانے کے بعد احرام کھول دینا۔
- ☆ 10-ذی الحجہ کوہی مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرنا اور صفامروہ کے درمیان سعی کرنا۔

☆ واپس منیٰ پہنچنا۔

☆ 11-12 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا اور تینوں جمرات پر بالترتیب 7-7 کنکریاں مارنا۔

☆ 12 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپس جا کر نفلی طواف کرنا۔ آب زم زم پینا اور دو رکعت نفل شکرانہ ادا کرنا۔

☆ اس طرح حج مکمل ہو جاتا ہے۔ الحمدللہ

(عمرہ)

میقات:- مکہ مکرمہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والوں کیلئے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا لازم ہے۔

احرام:- ان سلی دو چادریں جن کو حاجی عمرہ اور حج کی ادائیگی سے قبل میقات کے مقام پہ باندھتے ہیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ:- سب سے پہلے غسل کیا جائے۔ اس کے بعد ایک چادر تہمند کی طرح باندھ لے وار دوسری چادر اوپر اوڑھ لے۔ احرام کے دو نفل پڑھے۔ عمرہ کی نیت کرے اور پھر تین دفعہ بلند آواز سے تلبیہ پکارے۔

عورت حسب معمول سلے ہوئے کپڑے پہنے

اور سر کو چادر سے اس طرح ڈھانپ لے کہ سر کے بال نظر نہ آئیں پھر دو رکعت نفل احرام پڑھ کر عمرہ کی نیت کرے اور مدھم آواز میں تلبیہ پڑھے۔

طواف کعبۃ اللہ:- حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کی جائے دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود کی جانب کر کے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

پھر ہتھیلیوں کو بوسہ دے۔ کعبہ شریف کو بائیں طرف کر کے چلنا شروع کر دے۔ اس طرح سات چکر لگائے جائیں۔ ہر چکر کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیا جائے یا دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی جانب کر کے تلبیہ پڑھے اور ہتھیلیاں چوم لی جائیں۔

واجب الطّواف:- طواف سے فارغ ہو کر دونوں کندھے ڈھانپ لیں اور دعا پڑھیں پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھیں۔

آبِ زم زم:- واجب الطّواف سے فارغ ہو کر حرم پاک میں رکھے ہوئے کولروں سے آبِ زم زم قبلہ رو کھڑے ہو کر پیٹ بھر کر پیا جائے۔

سعی:- بعد ازاں کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ ط

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر جو چاہے دعائیں مانگیں۔ پھر صفا سے مروا کی جانب دعائیں کرتا ہوا چلے یہاں تک کہ سبز رنگ کے ستون آجائیں۔ دونوں سبز ستونوں کے درمیان دوڑتا ہوا گزر جائے (یہ مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں) مروہ پر پہنچ کر وہاں بھی کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے دعائیں کی جائیں۔ اس طرح سات چکر پورے کر کے (جو صفا سے شروع ہوکر مروہ پر ختم ہوگی) سعی ختم ہوگی۔

بال کٹوانا:- سعی کے بعد مرد سر منڈوائے یا پورے سر کے بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹوائے۔ عورت سر کے بالوں کی آخری لٹ سے ایک پور کے برابر کٹوائے۔

آئمہ اثناء عشر

1) امام اوّل — حضرت علی رضی اللہ عنہٗ (آپ کو مولود کعبہ بھی کہا جاتا ہے)

2) امام دوئم — حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ

3) امام سوئم — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ

4) امام چہارم — حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہٗ
(المعروف حضرت زین العابدینؓ)

5) امام پنجم — حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہٗ

6) امام ششم — حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ

7) امام ہفتم — حضرت امام علی الرضا رضی اللہ عنہٗ

8) امام ہشتم — حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ

9) امام نہم — حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہٗ

10) امام دہم — حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہٗ

11) امام گیارہ — حضرت حسن العسکری رضی اللہ عنہٗ

12) امام بارہ — حضرت امام المہدی رضی اللہ عنہٗ
(آپ پردہ غیب میں ہیں)

...... ﴿ امامان اجتہاد ﴾ ......

☆ حضرت نعمان بن ثابت المعروف حضرت ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ
(آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے)

☆ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

☆ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

☆ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ

علم

لفظ علم کے معنی ہیں جاننا، معلوم ہونا سوجھ بوجھ ہونا، علم کی اہمیت کے حوالہ سے احادیث مبارک ہیں:-

(1) انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں سوائے علم کے۔

(2) ماں کی گود سے لے کر گور (قبر) تک علم حاصل کرو۔

(3) علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے۔

علم کی دو اقسام ہیں۔ (i) ظاہری علم (ii) باطنی علم (اسے علم لدُّنی بھی کہا جاتا ہے) ظاہری علم کو حاصل کرنا پڑتا ہے جبکہ باطنی علم (علم لدُّنی) اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے۔ علم لدُّنی (باطنی علم) وہ علم ہے جس کے بغیر خدا کو نہیں پہچانا جا سکتا۔

ظاہری علم دو قسم کا ہوتا ہے (i) علم رحمانی (ii) علم شیطانی

علم رحمانی:-

علم رحمانی ترک دنیا کی خاطر اہل اطاعت (اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنے والے) کے لئے ہوتا ہے۔ علم رحمانی حاصل کرنے والا جس قدر زیادہ علم پڑھتا جائے اُسی قدر عمل اور اطاعت میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ علم رحمانی وہ علم ہے جس سے حق معلوم ہوتا ہے اور باطل (غیر اللہ) دور ہو جاتا ہے۔

حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں:-

''جس شخص میں عمل و اطاعت اور خوفِ خدا کی زیادتی نہ ہو تو سمجھو کہ اس میں جہالت ہے''

علم شیطانی:-

علم شیطانی دُنیا کی محبت، حرص، حسد، تکبر اور اہل بدعت کے لئے ہوتا ہے۔ حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں:-

''یہ سب جہالت ہے جسے تو پڑھتا ہے۔ دنیا کی عزت اور شان وشوکت محض نادانی ہے۔''

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

''جس نے دُنیا کی خاطر علم حاصل کیا وہ کافر ہے۔ جس نے حُجت کی خاطر علم حاصل کیا وہ منافق ہے اور جس نے اللہ کو پانے کیلئے علم حاصل کیا وہ مسلمان ہے۔''

......علماء......

عالم اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس وسیع علم ہو۔ اگر عالم ایک سے زیادہ ہوں تو اُنہیں علماء کہا جاتا ہے۔ علماء رات دن علم کے مطالعے میں مگن رہتے ہیں۔ تمام علماء ایک ہی مقام و مرتبہ کے نہیں ہوتے۔ ان کے الگ الگ مقام و

مرتبے ہوتے ہیں۔حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب محکم الفقراء میں علماء کی چار اقسام اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

(i) علماءعامل: علمائے عامل وہ ہیں جو علم پر عمل کرتے ہیں اور علم کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔

(ii) علماءحامل: علمائے حامل وہ ہیں کہ جو علم کے بوجھ مثل گدھے کے اپنے اوپر اُٹھاتے ہیں اور علم کے خلاف کرتے ہیں اور طلب مولا کی محبت نہیں کرتے۔

(iii) علمائے شامل: علمائے شامل وہ ہیں کہ جو شب و روز علم کے مطالعہ میں اپنے اوقات عزیزیہ صرف کرتے ہیں۔

(iv) علمائے کامل: علمائے کامل وہ ہیں کہ جو جانوروں اور وحشیوں کی زبان جانتے اور سمجھتے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

''علماءانبیاء کے وارث ہیں''

حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب عین الفقرا میں انبیاء کے وارث علماء کی وضاحت اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

(i) وارث انبیاء عالم وہ ہے جو انبیاء کا پیرو ہے۔جس میں فسق فجور، جھوٹ، حسد، تکبر، حرص نہیں پایا جاتا، اس میں حق ہی حق ہے اور وہ راہستی کا راہنما ہے۔

(ii) عالم وہ ہے جو اول دُنیا کو تین طلاق دے ڈالے، دوم سب سے بڑی سنت محمدی ﷺ بجالاتے ہوئے اپنا گھر راہ خدا میں تصرف کردے۔ سوم بغیر طمع و ریا خُلقِ محمدی ﷺ اپنائے، اطاعت گذار، خدا پرست، اللہ سے ڈرنے والا اور خوف خدا رکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ فاطر میں فرماتا ہے:-

''جو صاحبِ علم ہوتا ہے اس کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے''

جس شخص کے دل میں خوفِ خدا نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمان کی نفی کرے وہ اپنے اوپر علم کا بوجھ گدھے کی طرح اُٹھا کر پھرتا ہے۔

......شریعت......

اسلام کے بتائے ہوئے طور طریقے۔ اسلام کے بنیادی نقاط کلمہ، نماز، روزہ، جہاد، حج، زکوٰۃ، حلال کھانا، سچ بولنا، صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنا، شریعت میں فرض ہے۔ خدا عزوجل کی نافرمانی سے شرم کرنا۔ شیطان کی مخالفت کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

......طریقت......

گردن میں طوقِ بندگی ڈال کر ہر دو جہان سے بے نیاز ہو جانا اور اللہ کی رضا کے سامنے دم نہ مارنا۔

(یعنی اللہ کی بندگی میں مصروف رہنا، دنیا کی پرواہ نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا۔)

...... حقیقت ......

اپنی خودی کو اپنے ہی ہاتھوں قتل کرنا، حق کی تلاش میں جان کی بازی لگانا۔
(یعنی اپنی نفسانی خواہشوں کو ختم کر دینا اور اللہ تعالیٰ کی تلاش میں ہی رہنا جس کے لئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرنا)

...... معرفت ......

سرِّ اِسرارِ الٰہی سے آشنا ہونا۔
(یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں سے واقف ہو جانا)

......وحدت الوجود......

(نظریہ محی الدین ابن عربی)

خدا کے عشق میں جب بندہ اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے تو اس کے بعد وہ جو کچھ سنتا ہے تو خدا سے جو کچھ دیکھتا ہے تو خدا کو۔ کچھ لیتا ہے تو خدا سے اور کچھ کہتا ہے تو خدا سے۔ اسے ہر سمت اور ہر چیز میں خدا ہی نظر آتا ہے۔

(وحدت الوجود کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہونے کے مقام پر پہنچ جانا)

......وحدت الشہود......

(نظریہ مجدد الف ثانیؒ)

وجودِ کائنات اور ظہور آثار وصفات مختلفہ واحد مطلق کی ذات وصفات کا ظل وعکس ہے جو عدم میں منعکس ہو رہا ہے۔ اور یہ ظل عین صاحب ظل نہیں ہے بلکہ محض ایک مثال ہے۔

(وحدت الشہود کا خلاصہ یہ ہے کہ اِس دُنیا میں جو کچھ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا عکس ہے ذاتِ پاک تو عرش معلیٰ پر ہی ہے۔)

...... مرشد ......

مرشد رفیق کو کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا پہلے رفیق پھر طریق (راستہ)

حدیث نبوی ﷺ:

جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا کوئی دین نہیں جس کا کوئی شیخ نہ ہوا اس پر شیطان اپنا قبضہ جما لیتا ہے۔ حضرت سلطان باھو قدس سرہٗ اپنی کتاب کلید التوحید کلاں میں یوں فرماتے ہیں۔

ہر کہ را مُرشد نہ شیطان مُرید
ہر کہ با مُرشد بود گو بایزید

(ترجمہ) جس کا کوئی مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے۔
اور جس کا کوئی مرشد ہوا سے بایزید بسطامی سمجھو۔

مرشد فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ صاحب تصرف ہوتا ہے۔ دلوں کو زندہ کرنے والا اور نفس کو مارنے والا۔ مرشد کی نگاہ بری عادات کو تبدیل کر دیتی ہے۔ ماں باپ سے زیادہ مہرباں بہتر راہنما۔ اللہ کی راہ کا ہادی۔ دنیا و زر و مال سے بے نیاز مرشد اسے کہتے ہیں کہ ایک ہی نظر سے علم بھلا دے اور ہر دو جہاں سے آشنا کر دے۔

پیر

وہ شخصیت وہ ہستی جس کی پیروی کی جائے۔ وہ ہستی کامل واکمل ہونا چاہیے۔ ایسی ہستی جس کی پیروی کرنے سے انسان منزل حق کی جانب گامزن ہو سکے۔

مرید

مرید چار حروف کا لفظ ہے۔ ہر حرف کا اپنا معنی و مفہوم ہے۔

م ________ معرفت الٰہی کا طالب

ر ________ رضائے مرشد پہ راضی ہونے والا (لا یرید)

ی ________ یقین محکم کا حامل

د ________ دیوانہ مرشد (فنافی الشیخ)

مرید کو طالب بھی کہا جاتا ہے طالب کے بارے میں حضرت سلطان باھو قدس سرہٗ اپنی کتاب کلید التوحید کلاں میں فرماتے ہیں

لفظ طالب کے بھی چار حروف ہیں۔ **ط** سے طالب صرف طلب مولیٰ رکھتا ہے۔ حرف **الف** سے ارادہ یعنی طالب سچے ارادہ اور پختہ یقین کے ساتھ مولیٰ کو پا لینے کا ارادہ رکھتا ہو۔ حرف **ل** سے لائق اور باحیاء طالب جو تکبر و غرور سے پاک ہو۔ حرف **ب** سے باربردارِ حق، باادب، بزرگ۔

عشق

لفظ عشق تین حروف پر مشتمل ہے۔ تینوں حروف اپنے اپنے معنی رکھتے ہیں۔ ان تینوں حروف کے دو دو معنی ہیں یعنی لفظ عشق معنوی طور پر دو معنی رکھتا ہے۔

(1) ع = عروج ، ش = شوق ، ق = قلب یعنی عروجِ شوقِ قلب یعنی دل سے اُٹھنے والا شوق جب انتہا کو پہنچ جائے تو عشق بن جا تا ہے۔

(2) ع = عرش ، ش = شروعات ، ق = قلب

یعنی عشق کی شروعات عرش سے ہوئی اور اس کا ٹھکانہ قلب ہے۔

حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب محک الفقراء کلاں میں عشق کے بارے فرماتے ہیں کہ:-

''عشق دِلوں میں ایسی آگ ہے کہ محبوب کے غیر کو جلا دیتی ہے''

عشق کی اقسام

عشق کی دو اقسام ہیں۔

(1) عشق نفسانی (2) عشق روحانی

......نفسانی عشق

نفسانی عشق ظاہری شان وشوکت،تکبر،زر و دولت اور زن پرستی کے شوق میں لگن رہتا ہے۔

(تکبر،حرص اور حسد،نفسانی عشق کی خاص نشانیاں ہیں)

......روحانی عشق

روحانی عشق کا محور و مرکز ربِ ذوالجلال کا وصال ہوتا ہے۔روحانی عشق کی ابتدائی منزل فناہ فی المرشد،دوسری منزل فناہ فی الرسول ﷺ،تیسری منزل فناہ فی اللہ اور چوتھی منزل بقاباللہ ہوتی ہے۔

روحانی عشق کی پہلی دو منازل کو عشق مجازی کہا جاتا ہے۔اسی عشق مجازی کی تڑپ کو علامہ اقبال یوں بیان کرتے ہیں۔

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

......فقر، فقراء ، سُلطان الفقراء......

فقر کے بارے حضرت سلطان باھو قدس سرہٗ اپنی کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں۔

(i) فقر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ورثہ ہے۔اس کی اصل ابتداء بھی شریعت میں ہےاوراس کی انتہا بھی شریعت میں ہے۔

(ii) جان لے کہ فقر ایک سمندر ہے۔جس میں قاتل زہر بھرا ہوا ہے۔جس نے اس سمندر پر پہنچ کراس میں سے ایک پیالہ پی لیا وہ فوراً مر گیا اوراس نے شہادت پائی مگر درحقیقت وہ مرا نہیں۔

اس فرمان کے ذریعے آپ قدس سرہٗ نے فقر کی گہرائی اوراس کے لمبا چوڑا ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔فقر سمندر میں قاتل زہر کا ذکر فرما کر سمجھانا چاہتے ہیں کہ فقر سمندر میں قدم رکھتے وقت اپنی نفسانی خواہشات کا مارنا ضروری ہوتا ہے۔اپنی زندگی میں ہی اپنی نفسانی خواہشات (زر، دولت، تکبر، حرص، لالچ، حسد) کو مار دینے کے عمل کو مُـوتُوا قَبْلَ اَنْتَ مُوْتُوا (مرنے سے پہلے مرجانا کہا جاتا ہے) جس شخص کا نفس امارہ جس قدر کمزور ہوتا جائے اس کے اندر روحانیت اُسی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے۔جس شخص کی نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اُس کے قلب اور دماغ پر روحانیت کی حکمرانی ہو جاتی ہے۔

حدیث پاک ہے کہ سب سے افضل جہاد اپنے نفس کے ساتھ جنگ ہے۔

اپنے نفس کے ساتھ جہاد کے دوران جو شخص اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے وہ شہید ہوتا ہے اور شہید کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :-

''شہید کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے مگر تمہیں خبر نہیں''

فقراء

فقر اپنانے والے کو فقیر کہتے ہیں۔ ایک سے زیادہ فقیروں کو فقراء کہا جاتا ہے۔

حضرت سلطان باھُو قدس سرّہٗ فقراء کی پہچان اِس طرح فرماتے ہیں۔

(i) باادب ہوں یعنی خلاف شریعت اُن سے کوئی امر سرزد نہ ہو۔

(ii) باحیاء ہوں حتیٰ کہ اپنی عبادت کو بھی پوشیدہ کرتے ہوں۔

(iii) اُن کا دل اللہ کی محبت سے پُر ہو۔ کسی غیر کی محبت اُن کے دل میں نہ ہو۔ اور گویائی اُن کی وعظ و نصیحت کی ہو۔ بلکہ جو بات اُن کی زبان سے نکلے وہ مغز معرفت سے نکلے اور دل اُن کا مثل روز روشن منور ہو۔

حضرت سلطان باھُو قدس سرّہٗ فرماتے ہیں فقیر وہ ہے جو سات ذکر اور سات فکر قائم رکھتا ہے۔

(i) ذکر فکر منکر نکیر

(ii) خلق ماسوٰی سے بیگانہ

(iii) ذکرفکرقبر۔کافرنفس کوعذاب قبر سے ڈرائے تا کہ وہ مسلمان ہوجائے۔

(iv) ذکرفکردفترِاعمالنامہ۔اپنی زبان کوبدگوئی سے روکے رکھے۔

(v) ذکرفکرفزائے حشرکہ وہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔اس لیے تصورِاسم اللہ ذات میں مشغول رہے۔

(vi) ذکرفکرپل صراط کہ صراط دنیا سے ایمان کوسلامت لے جائیں اوراس صراط سے گذرنا آسان ہو یعنی حب دنیا سے دل نہ لگائے۔

(vii) ذکرفکرطالب مولیٰ۔بہشت کی لذت اوردوزخ کے خوف کوبھلادے۔

اس کے بعد تفکرفنافی اللہ میں ایسا غرق ہوکہ یہ ساتوں ذکرفکربھی اس سے چھوٹ جائیں۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس جوفقیر اِن سات قسم کے ذکرفکر سے ناواقف ہےاس پرفقیری حرام ہے۔ (عین الفقر)

حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ اپنی کتاب نورالھدیٰ میں فرماتے ہیں:-

''فقرکا یہ کمال مجاہدہ،ریاضت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس شخص کوحاصل ہوتا ہے جسے مرشد کامل اپنی توجہ سے حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پہنچا کراُن کی نظرکرم یہ منصب ومرتبہ دِلوادیتا ہے۔''

......سُلطان الفقراء......

جہاں پہ عقل و دانش کی حد ختم ہوتی ہے وہاں سے فقر کا مقام شروع ہوتا ہے جہاں پہ فقر کا مقام ختم ہوتا ہے وہاں سے ہمارا مقام شروع ہوتا ہے۔

کتاب نور الہدیٰ میں حضرت سلطان باھو قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ پس فقراء ہی وہ علماء ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور یہ وہ علماء ہیں کہ جو اپنے نفس کو حرص، طمع، کبر و ہوا سے پاک رکھتے ہیں۔

حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ نے اپنی کتاب رسالہ روحی میں سات ارواح سُلطان الفقراء کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے پانچ کے اسمائے مبارک بھی بیان فرماتے ہیں۔

1) ایک روح خاتون جنت رضی اللہ عنہا
2) ایک روح حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہا
3) ایک روح حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ
4) ایک روح حضرت پیر عبدالرحمٰن فرزند حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ
5) ایک روح سِرِّ اسرارِ ذات یاھو بندہ فقیر باھُو قدس اللہ

سُلطان الفقراء کی باقی دو روحوں کے حوالہ سے آپ نے تحریر فرمایا کہ جب تک سلطان الفقراء کی یہ دو روحیں آشیانہ وحدت سے مظاہر کثرت میں نہ آئیں گی قیامت برپا نہیں ہوگی۔

سُلطان الفقراء پنجم

حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ

(1) اسم گرامی

آپکا اصل نام باھو ہے جس کے معنی ہے (ھُو کے ساتھ) اسم ھُو کے معنی ہے وہی ذات پاک یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات۔آپ کا یہ اسم مبارک آپ کی والدہ ماجدہ نے رکھا تھا۔اس بارے میں آپ کا فرمان یوں ہے:-

نامِ باھُو مادرِ باھُو نہاد
زانکہ باھُو دائمی باھُو نہاد
(محک الفقراء)

ترجمہ:- باھُو قدس سرہٗ کی ماں نے باھُو نام رکھا۔اس کا سبب یہ ہے کہ باھُو ہمیشہ ھُو کے ساتھ ہی رہا۔

☆ آپ کو ذات حق کی جانب سے الحق کے لقب سے نوازا گیا جس کا تذکرہ آپ نے اپنے رسالہ روحی میں یوں فرمایا ہے۔

اَلْمُلَقْبُ مِنَ الْحَقُ بِالْحَقُ

ترجمہ:- حق تعالیٰ نے مجھے حق کے لقب سے نوازا۔

اس لیے لفظ حق آپ کے نام کا حصہ بن گیا

☆ آپ کا شمار سُلطان الفقراء میں ہوتا ہے جس کا تذکرہ آپ نے اپنے رسالہ روحی میں فرمایا ہے۔اسی بناپر لفظ سلطان بھی آپ کے اسم کا حصہ بن چکا ہے۔ بحوالہ بالا آپ کا اسم مبارک یوں زبان زدِعام ہے:- **حق باھُوسلطان** قدس سرہٗ

(2) **والدگرامی:** حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ

(3) **والدہ محترمہ:** حضرت بی بی راستی علیہ الرحمہ

رحمت و غفران بود بر راستی

راستی از راستی آراستی

(محک الفقراء)

ترجمہ:- حضرت بی بی راستی علیہ الرحمہ پر ذات باری تعالیٰ کی رحمت ہو۔راستی رحمۃ اللہ علیہا راستی کے ساتھ آراستہ کی گئی ہے۔

(4) **پیدائش:** 1039ھ بمطابق 1629ء

(5) **سکونت:** سِرّ اسرارِ ذات باھوفنافی ھو

فقیر باھو عرف اعوان ساکن

قرب و جوار قلعہ شور

(رسالہ روحی شریف)

(6) **تعلیم:** آپ قدس سرہٗ نے دنیا کے کسی مدرسہ سے کوئی تعلیم حاصل نہ کی۔آپ قدس سرہٗ کو پیدائشی طور پر علم لدّنی حاصل تھا۔علم لدّنی کے بغیر خدا کو نہیں پہچانا جا سکتا۔

گرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

(عین الفقر)

ترجمہ:- اگرچہ ظاہری علم میں نے حاصل نہیں کیا لیکن باطنی علم حاصل کرکے میں پاک وطاہر ہوگیا ہوں۔

(7) آپ کی شادیاں: آپ نے چار شادیاں کیں

(8) آپ کی اولاد: آپ کے آٹھ بیٹے تھے جن میں سے ایک بیٹا حضرت سلطان حیات محمد بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ باقی سات فرزندان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(1) حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ (2) حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ

(3) حضرت سلطان لطیف محمد رحمۃ اللہ علیہ (4) حضرت سلطان صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ

(5) حضرت سلطان اسحاق محمد رحمۃ اللہ علیہ (6) حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ

(7) حضرت سلطان شریف محمد رحمۃ اللہ علیہ

(9) آپ کی بیعت:

دست بیعت کرد مارا مصطفٰے (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ:- حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اپنے ہاتھ پہ بیعت فرمایا۔

10) آپ کے مرشد: اپنے مرشد کے حوالہ حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ کا

فرمان یوں ہے:-

مرشد محمد پیشوائے رہبر

از محمد یافتم رحمت نظر

ترجمہ:- میرے مرشد میرے پیشوا اور میرے رہبر حضرت محمد مصطفیٰ ؐ ہیں۔ مجھے انہی سے ہی رحمت کی نظر نصیب ہوئی ہے۔

(کلید التوحید کلاں)

(11) **آپ کا پیر:** اپنے پیر کے حوالہ سے حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ یوں بیان فرماتے ہیں۔

پیر ایں چنیں باید چنانچہ پیر مصنف شاہ محی الدین سلطان

عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سِرّہٗ العزیز

(ترجمہ) پیر ایسا ہونا چاہیے جیسا اس مصنف کا پیر حضرت شاہ محی الدین سلطان عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز ہیں۔ (مجالسۃ النبی)

(12) **آپ کا وِصال:** آپ کا وصال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات 1102 ھ بمطابق 2 مارچ 1691ء کو ہوا۔

(13) **عرس شریف:** آپ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپ کے دربار شریف واقع موضع حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ پر منعقد ہوتا ہے۔

حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ کی کتابیں

آپ قدس سرہٗ کی تقریباً ایک سو چالیس کتابیں ہیں۔ جن میں سے سی حرفی آپکی مادری زبان میں ہے باقی تمام کتب فارسی زبان میں ہیں آپ قدس سرہٗ کی ان کتب میں شرح تصور اسم ذات، کلمہ طیبہ، حقیقت محمدی، فقر، فقیر، قلب، نفس، مرشد، مرید، ذکر، فکر، تلقین، حقیقت، معرفت، یعنی راہِ حق کے تمام پہلو بیان فرمائے ہیں۔

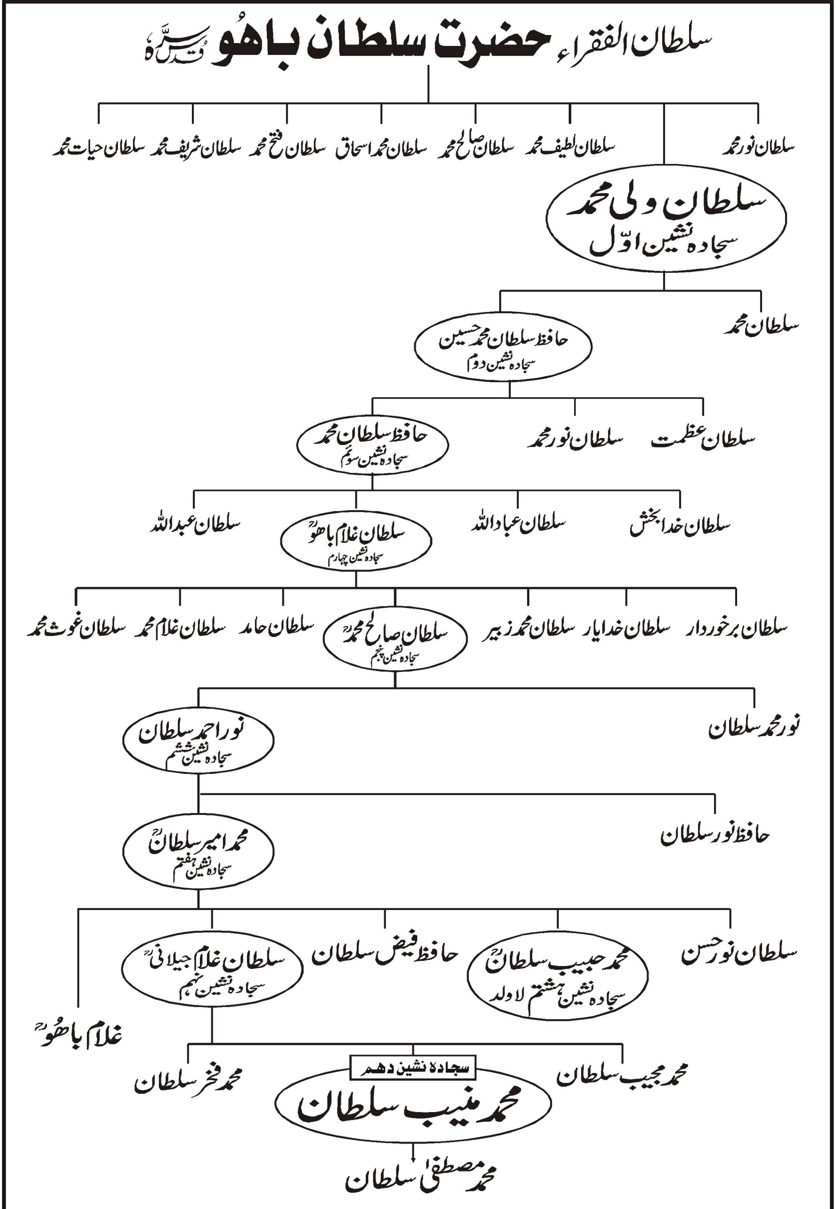
حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ کی وہ کتب جو چھپ چکی ہیں

نمبر شمار	نام کتب	موضوع
1	اسرار قادری	معرفت، سلوک کا بیان
2	امیر الکونین	تصوف، عرفان کا بیان
3	اورنگ شاہی	تلقین و معرفت کا بیان
4	توفیق الہدایت	عرفان، تذکیہ نفس کا بیان
5	تیغ برہنہ	شرح تصور اسم اللہ
6	جامع الاسرار	فقر و تصوف کے مقامات کا بیان

موضوع	نام کتب	نمبر شمار
لی مع اللہ کی شرح، عرفان، تصوف کا بیان	دیدار بخش	7
شرح دل، شرح نور ادھام کا بیان	سلطان اَدھم	8
توحید، عرفان، تصوف، مرید، مراد کا بیان	شمس العارفین	9
فلسفہ تخلیق کائنات، ارواح سلطان الفقراء کا بیان اور بیعت کا واقعہ	رسالہ روحی	10
عارفانہ و عاشقانہ غزلیات کا مجموعہ	دیوان باھوؒ	11
عرفان انسان اور لطائف کا بیان	عقل بیدار	12
فقر، فقیر، مرشد، نفس، قلب اور سلوک کا بیان	عین الفقر	13
نفس اور مرشد کامل کا بیان	عین العارفین	14
سلوک قادریہ، عرفان کا بیان	فضل اللقاء	15
عرفان، رویت حق تعالیٰ کا بیان	قرب دیدار	16
مرشد و انسان کامل کا بیان	کشف الاسرار	17
علم عرفان، وجود، نفس کا بیان	کلید التوحید کبیر	18
نفس، ارواح کا بیان	کلید التوحید صغیر	19

نمبر شمار	نام کتب	موضوع
20	کلید جنت	ذکر، فکر، تصوف کا بیان
21	گنج الاسرار	سلوک قادریہ، شریعت، نفس کا بیان
22	مجالستہ النبیؐ	شرح نفس، عارفانہ بیان
23	محبت الاسرار	عشق، عرفان، حجاب، دنیا کا بیان
24	محک الفقراء کبیر	اسلامی ارکان، محمدی حقیقت، تصور، تصوف پیراں پیر کا بیان
25	محک الفقراء صغیر	شرح طریقہ قادری اور چالیس حدیث کا بیان
26	محکم الفقراء	فقیر اور معرفت کا بیان
27	مفتاح العارفین	علم عرفان، تصوف کا بیان
28	نور الھدیٰ (کبیر)	شرح کلمہ طیبہ، تصور، تفکر کا بیان
29	نور الھدیٰ (صغیر)	شرح فقیر، علم دعوت کا بیان
30	محبت الاسرار	عرفان، انسان کامل، ذکر کا بیان
31	ھودے بیت	سی حرفی

شجرہ سجادہ نشینان دربار حضرت سلطان باھو قدس سرہٗ



عرصہ سجادہ نشینی بحساب سن عیسوی

سن عیسوی کی ابتداء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے منسوب ہے۔
عیسوی سال کا دورانیہ شمسی سال کے برابر ہوتا ہے۔یعنی 365 دن کا مگر جب لیپ کا سال (جس سال کا ہندسہ 4 پر پورا تقسیم ہو جائے) اس سال میں ایک دن کا اضافہ ہو جاتا ہے

نمبر شمار	نام سجادہ نشین	از	تا
1	حضرت سلطان ولی محمد علیہ الرحمۃ	1691ء	1747ء
2	حضرت حافظ محمد حسین سلطان علیہ الرحمۃ	1747ء	1785ء
3	حضرت حافظ محمد سلطان علیہ الرحمۃ	1785ء	1809ء
4	حضرت سلطان غلام باھو علیہ الرحمۃ	1809ء	1847ء
5	حضرت صالح محمد سلطان علیہ الرحمۃ	1847ء	1901ء
6	حضرت نور احمد سلطان علیہ الرحمۃ	1901ء	1920ء
7	حضرت محمد امیر سلطان علیہ الرحمۃ	1920ء	6-8-1931
8	حضرت محمد حبیب سلطان علیہ الرحمۃ	6-8-1931	1-1-1970
9	حضرت سلطان غلام جیلانی علیہ الرحمۃ	1-1-1970	20-12-2001
10	حضرت محمد منیب سُلطان دامت برکاتہم	20-12-2001	تا حال

...... عرصہ سجادہ نشینی بحساب سن ہجری ......

سن ہجری کی ابتداء ہجرت مدینہ سے منسوب ہے۔ ہجری سال کا دورانیہ قمری سال کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے ہر ماہ کی شروعات چاند رات سے ہوتی ہے۔ ہجری سال عیسوی سال سے تقریباً 1/2 10 دن کم ہوتا ہے۔

نمبر شمار	نام سجادہ نشین	از	تا
1	حضرت سلطان ولی محمد علیہ الرحمۃ	1102ھ	1161ھ
2	حضرت حافظ محمد حسین سلطان علیہ الرحمۃ	1161ھ	1202ھ
3	حضرت حافظ محمد سلطان علیہ الرحمۃ	1202ھ	1224ھ
4	حضرت غلام باھو علیہ الرحمۃ	1224ھ	1263ھ
5	حضرت صالح محمد سلطان علیہ الرحمۃ	1263ھ	1323ھ
6	حضرت نور احمد سلطان علیہ الرحمۃ	1323ھ	5 جمادی الثانی 1338ھ
7	حضرت محمد امیر سلطان علیہ الرحمۃ	5 جمادی الثانی 1338ھ	1350ھ 21 ربیع الاوّل
8	حضرت محمد حبیب سلطان علیہ الرحمۃ	21 ربیع الاول 1350ھ	1390ھ 22 شوال
9	حضرت سلطان غلام جیلانی علیہ الرحمۃ	22 شوال 1390ھ	1422ھ 5 شوال
10	حضرت محمد منیب سلطان دامت برکاتہم	1422ھ 5 شوال	تا حال



مُمتاز بلوچ

0334-6304086